

پیش لفظ

اچھی صحبت میں رہنا اور اعلیٰ تعلیمی درس گاہوں سے کسب فیض پانا ہر طالب علم کی خواہش ہوتی اور بنیادی ضروریات میں بھی اس کا شمار ہے اور ہر ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد بہترین اداروں سے فارغ التحصیل ہو کر سماج میں جا کر اچھا انسان بنے اور اسی تگ و دو میں اپنی اولاد کے درختاں مستقبل کے خواب اپنی آنکھوں میں سجاتے ہیں۔ بی۔ اے کرنے کے بعد میرے والدین نے بھی مجھے ملک کی تاریخی دانش گاہ گورنمنٹ کالج لاہور جو کہ اب گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے نام سے معروف ہے اور جس کے دو عظیم مینار اس کی ۱۵۴ سالہ عظیم ادبی علمی فکری اور شخصیت سازی کی تاریخ اور روشن روایات کے آئینہ دار ہیں میں ایم۔ اے اُردو میں داخلہ دلویا۔ ایم۔ اے اُردو کے بعد اس ادارے سے ایم۔ فل اُردو کرنے کا موقع ملا۔ ایم۔ اے اُردو کرنے کے بعد اس ادارے سے ایم۔ فل اُردو کرنا دوبارہ اس عظیم روایت کا حصہ بننا میرے لیے کسی خوش بختی سے کم نہیں۔

شاعری کائنات کی ان چیزوں میں سے ہے جو مجھے مسحور کر دیتی ہیں۔ شعر و ادب سے رجحان شروع ہی سے تھا۔ اسی رجحان کے باعث مجھے مقالہ لکھنے کا موقع ملا۔ چونکہ میری دلچسپی شاعری سے تھی لہذا اسی دلچسپی کو پیش نظر رکھتے ہوئے میرے نگران کار ڈاکٹر سید سفیر حیدر نے مجھے جمال احسانی کی شاعری کے حوالے سے موضوع تفویض کیا۔ جمال احسانی جدید شعراء میں ہمہ جہت شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ ان کی مقبولیت کا سبب شاعری ہے۔ اس لیے میں ان کے شعری کلیات کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ان کی غزل کا فکری و اُسلوبی مطالعہ کرنے کی سعی کی ہے۔ زیر نظر مقالہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں پیدائش، خاندانی پس منظر، تعلیم کا مرحلہ، ملازمت و مشاغل، ادبی زندگی، ازدواجی زندگی، اعزازات، شخصیت، سیرت و عادات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسرا باب ”جمال احسانی کی غزل کی فکری جہات“ کے عنوان سے ہے۔ اس میں جدید اُردو غزل کی روایت کا مختصر جائزہ لینے کے بعد جمال احسانی کی غزل کے فکری پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے اور اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ ان کی غزل کا کوئی پہلو مخفی نہ رہے۔ تیسرا باب ”جمال احسانی کی غزل اُسلوبی مطالعہ“ ہے۔ اس باب میں جمال احسانی کی غزل کا فنی تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ ان کی غزلیہ شاعری اپنے فنی و

اسلوبیاتی محاسن کے اعتبار سے جداگانہ اسالیب کی حامل ہے۔ انہوں نے اپنی غزل میں فکر و احساس کے سرمائے کے ساتھ ساتھ اپنے فن کو بھی انفرادیت کے ساتھ برتا۔ چوتھا باب ”جمال احسانی کی غزل کا معاصر شعرا سے تقابلی مطالعہ“ کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں جمال احسانی کی غزل کا ان کے معاصر شعراء سے تقابل کر کے ان کی شعری انفرادیت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ محاصل و نتائج میں جمال احسانی کی شاعری کا جائزہ لیتے ہوئے ان کا شعروادب میں مقام و مرتبہ متعین کیا گیا ہے۔

تحقیق کی وادی میں داخل ہوتے ہی مشکلات کے پہاڑ اُٹھ آتے ہیں لیکن اللہ کے فضل و کرم سے سب آسان ہو گیا اور اگر کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑا تو وہ ذاتی سستی تھی۔ اگر انسان ہمت سے کام لے تو اللہ بھی ساتھ دیتا ہے۔ بقول خواجہ حیدر علی آتش:

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے

ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

صد شکر اس خدائے بزرگ و برتر اور کروڑوں درود و سلام ہستی وجہ تخلیق کائنات پر جن کی رحمتوں کے انوار

میں ہمیشہ کی طرح اس مرحلہ شوق میں بھی مجھ پر برستے رہے۔

اس مقالے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور میری محنت کو شرمبار کرنے میں کئی ایسی ہستیاں ہیں جن کی ہدایات تعاون اور رہنمائی کے بغیر اس مقالے کا مکمل ہونا ناممکن تھا۔ ان قابل احترام ہستیوں میں سب سے مقدم میرے نگران کار کی ذات گرامی ہے۔ مجھے اس مقالے کو قلمبند کرنے میں مشفق و مکرم ڈاکٹر سفیر حیدر صاحب کی شفقت آمیز لہجہ، ہدایت اور رہنمائی حاصل رہی۔ میں شعبہ اُردو کے دیگر اساتذہ کرام پروفیسر ڈاکٹر صائمہ ارم صاحبہ (صدر شعبہ اُردو) ڈاکٹر فرزانه ریاض صاحبہ، ڈاکٹر سیدہ مصباح رضوی صاحبہ، ڈاکٹر الماس خانم صاحبہ کے لیے سراپا پاس ہوں جنہوں نے حصول تعلیم کے اس سفر میں ہر موڑ پر میری رہنمائی فرمائی اور میرے ذہن و فکر کو جلا بخشی۔ میرے اہل خانہ بھی شکرے کے مستحق ہیں جنہوں نے گھر میں مجھے علمی ماحول فراہم کیا اور میرے مقالے کے ضمن میں بار بار مجھ سے استفسار کرتے رہے اور حوصلہ افزائی سے نوازتے رہے۔ والدین کی محبتوں کا ہمیشہ مقروض رہوں گا جنہوں نے تعلیمی مساعی میں میری مدد اور رہنمائی فرمائی اور ہر سہولت اور ذہنی یکسوئی بہم پہنچائی۔ انہیں کی دعاؤں کی وجہ سے وجہ اللہ تعالیٰ نے مجھے منزل سے ہمکنار کیا ہے۔

میں مخدوم صاحبزادہ حسن نواز شاہ صاحب کا بھی بے حد ممنون ہوں جنہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی